السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزے کوواجب قراردینے میں کیا حکمت عملی پوشیدہ ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب ہم درج ذیل ارشادباری تعالیٰ پڑھتے ہیں:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا كُتِبَ عَلَيكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذينَ مِن قَبلِكُم لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ١٨٣ ... سورة البقرة

''اے مومنو! تم پر روزے رکھنے فرض کیےگئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیےگئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔''

تواس سے ہمیں روزے کے وجوب کی حکمت معلوم ہوجاتی ہے اوروہ ہے تقویٰ اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت۔ تقویٰ ان چیزوں کے ترک کرنے کانام ہے جن کواللہ تعالیٰ نے حرام قراردیاہے اورتقوی کاان چیزوں کے سرانجام دینے پر بھی اطلاق ہوتا ہے جن کا حکم دیاگیا ہے انہیں بجالایاجائے اورجن سے منع کیاگیا ہے انہیں ترک کردیاجائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَن لَم يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَن يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ» (صحيح البخاري، الصيام، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم، ح:١٩٠٣»

''جوشخص جھوٹی بات اوراس پر عمل کرنے کوترک نہ کرے، تواللہ کواس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑدے۔''

لہٰذاروزہ دارکوچاہیے کہ وہ نہایت پابندی کے ساتھ واجبات کواداکرے، حرام اقوال وافعال سے اجتناب کرے، لوگوں کی غیبت نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، چغل خوری نہ کرے اورحرام چیزکی بیع نہ کرے۔ الغرض! تمام حرام امورسے اجتناب کرے۔ اگرانسان پوراایک مہینہ اس طرح گزارے گا، توامید ہے باقی ساراسال بھی اس کا نفس راہ راست پر رہے گا۔

افسوس کہ بہت سے روزہ داراس میں کوئی فرق نہیں کرتے کہ انہوں نے روزہ رکھا ہے یا نہیں رکھا۔ ترک واجبات اورفعل محرمات کے اعتبارسے ان کے مشاغل روزے کی حالت میں بھی حسب عادت جاری رہتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کوان پر روزے کاوقارنظر نہیں آتا۔ان افعال سے گوروزہ باطل نہیں ہوتا لیکن اس کا اجروثواب یقیناکم ہوجاتا ہے اوراگرتقابل کیا جائے توبسااوقات یہ افعال روزے کے اجروثواب سے زیادہ ہوتے ہیں، جس کے نتیجہ میں روزے کااجروثواب ضائع ہوجاتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائدکے مسائل: صفحہ368

محدث فتویٰ